بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جشن نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ | ۳ احسان ۱۳۴۸ ہش | ۳ جون ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۳۵

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۲ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ لاہور ۱۲ احسان (بذریعہ فون) محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ تاہم ابھی کمزوری چل رہی ہے۔ احباب جماعت محترمہ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد باندھو اور اس کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ

آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپکو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

ربوہ ۱۲ احسان۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو بتاریخ ۱۰ احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۰ جون ۱۹۶۹ء تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا پوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نومولود کا نام نصیر احمد رکھا ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس پُرمسرت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز حضرت بو زینب صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین

درخواست دعا

(محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ ربوہ)

میری بچی عزیزہ امۃ الرؤف بیگم سلمہا معہ بچوں کے اپنے شوہر سید میر مسعود احمد صاحب کے ہمراہ بیرون پاکستان جا رہی ہیں۔ سید میر مسعود احمد صاحب بغرض اشاعت اسلام عنقریب سکنڈے نیویا جانے والے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و نگہبان رہے۔ ان کا جانا بھی اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت ہو اور وہاں کا قیام بھی۔ اور جس عظیم مقصد کے پیش نظر وہ جا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحیح رنگ میں اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ احسان ۱۳۴۸ ہش

امانت و دیانت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ترکِ شر" میں سے پہلی بات یعنی "احصان" کی جو وضاحت فرمائی ہے وہ قارئین کرام کی نظر سے گزر چکی ہے۔ اب ہم ترکِ شر کی دوسری بات آپ کے الفاظ ہی میں پیش کرتے ہیں:۔

دوسری بات ترک شر کے اقسام میں سے وہ خُلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں۔ یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ سو واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے ۔۔۔۔ امین اور دیانت دار بننا بہت نازک امر ہے۔ جب تک انسان تمام پہلو بجا نہ لاوے امین اور دیانتدار نہیں ہو سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر آیاتِ مفصلہ ذیل میں امانت کا طریق سمجھایا ہے۔ اور وہ طریق امانت یہ ہے:۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ
قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ
قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا
النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ
أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ
يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ
فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ
أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝
وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا
خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا
يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝

ترجمہ۔ یعنی اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو۔ مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کر دے گا۔ تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے۔ ان بے وقوفوں کے حوالہ مت کرو۔ اور اس مال میں سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو۔ اور ان کو اچھی باتیں قولِ معروف کی کہتے رہو۔ یعنی ایسی باتیں جن سے ان کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے ان کے مناسب حال ان کی تربیت ہو جائے۔ اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے ان کو سکھلاؤ۔ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال ان کو پختہ کر دو۔ غرض ساتھ ساتھ ان کو تعلیم دیتے جاؤ۔ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں۔ یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے۔ اور تم دیکھو کہ ان میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو ان کا مال ان کے حوالہ کرو۔ اور فضول خرچی کے طور پر ان کا مال خرچ نہ کرو۔ اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے ان کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولت مند ہو اس کو نہیں چاہیئے کہ ان کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔ لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے۔۔۔۔

اب دیکھو خدائے تعالیٰ نے دیانت اور امانت کے کس قدر پہلو بتائے سو حقیقی دیانت اور امانت وہی ہے جو ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے ہو۔ اور اگر پوری عقلمندی کو دخل دے کر امانت داری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہ ہو۔ تو ایسی دیانت اور امانت کئی طور پر چھپی ہوئی خیانتیں اپنے ہمراہ رکھے گی اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا
بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (پ ۲ ۱۸۹)
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ - وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا
كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ - وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ وَلَا
تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ۔

یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو۔ اور نہ اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہنچایا کرو تا اس طرح پر حکام کی اعانت سے دوسروں کے مالوں کو دبا لو۔ امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جب تم ماپو تو پورا ماپو۔ جب تم وزن کرو تو پوری اور بے خلل ترازو سے وزن کرو۔ اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو۔ یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں اور پھر فرمایا کہ تم اچھی چیزوں کے عوض میں خبیث اور ردّی چیزیں نہ دیا کرو۔ یعنی جس طرح دوسروں کا مال دبا لینا ناجائز ہے۔ اسی طرح خراب چیزیں بیچنا یا اچھی کے عوض خبیث یا ردّی چیزیں نہ دیا کرو۔ یعنی جس طرح دوسروں کا مال دبا لینا ناجائز ہے۔ اسی طرح خراب چیزیں بیچنا۔ اچھی کے عوض میں بری دینا بھی ناجائز ہے۔

ان تمام آیات میں خدائے تعالیٰ نے تمام طریقے بددیانتی کے فرما دیئے اور ایسا کلام کلی کے طور پر فرمایا جس میں کسی بددیانتی کا ذکر باہر نہ رہ جائے۔ صرف یہ نہیں کہا کہ تو چوری نہ کر۔ تا ایک نادان یہ نہ سمجھ لے کہ چوری تو میرے لئے حرام ہے۔ مگر دوسرے ناجائز طریقے سب حلال ہیں اس کلمہ جامع کے ساتھ تمام ناجائز طریقوں کو حرام ٹھہرانا یہی حکمتِ بیانی ہے۔ غرض اگر کوئی اس بصیرت سے دیانت اور امانت کا خلق اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور ایسے تمام پہلوؤں کی رعایت نہیں کرتا وہ اگر دیانت اور امانت کو بعض امور میں دکھلاوے بھی تو یہ حرکت اس کی خلق دیانت میں داخل نہیں سمجھی جاوے گی۔ بلکہ ایک طبعی حالت ہوگی۔ جو عقلی تمیز اور بصیرت سے خالی ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۰ تا صفحہ ۶۵)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں جماعت احمدیہ کے قیام اور تعمیر مسجد

کی

دس سالہ پُروقار تقریب

ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور اخبارات میں چرچا۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی اہم تقاریر

فرانکفورٹ کے میئر، ممتاز شہریوں اور دیگر اہم شخصیتوں کی شرکت

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔ اے۔ مبلغ فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

۱۹۵۹ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ولولہ انگیز قیادت میں اسلام اور سرورِ کونین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جانثاروں کو لنڈن۔ ہیگ اور ہمبرگ جیسے یورپ کے اہم مقامات کے بعد جرمنی کے وسطی اور اہم ترین شہر فرانکفورٹ میں ایک اور خانۂ خدا کے تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

تعمیر مسجد اور قیام مشن پر دس سال کا کامیاب عرصہ گزرنے پر ۱۸ر اپریل ۱۹۶۹ء کو اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک پُر وقار تقریب منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس تقریب کی روحِ رواں مخدومی و محترمی جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ذاتِ گرامی تھی۔ آپ نے ہماری درخواست کو منظور فرمایا اور ہیگ سے خاص طور پر اس تقریب میں شمولیت کے لئے یہاں پر تشریف لا کر تین روز تک مشن ہاؤس میں قیام فرما رہے۔ اس مختصر قیام کے دوران آپ نے ہمہ وقت مصروف رہ کر علاوہ دیگر دینی مصروفیات کے فرانکفورٹ کے اعلےٰ دینی اور علمی حلقوں میں اسلام کے متعلق مؤثر تقاریر کر کے اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کو بجا لانے کا حق ادا کر دیا۔

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کے بعد فرانکفورٹ مشن بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے دیگر یورپی مشنوں کی طرح ترقی کے جس نئے دور میں داخل ہوا ہے اس کا ایک ثمرہ فرانکفورٹ مشن کی اس دس سالہ تقریب کا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچنا بھی ہے۔ اس تقریب کے موقع پر فرانکفورٹ کے ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور اہم اخبارات نے مشن کی شبانہ روز تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ اس مشن کے قیام کے ذریعہ یہاں کے عوام کو اسلام کے بارے میں بہتر رائے قائم کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

فرانکفورٹ مشن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس تقریب کے موقع پر فرانکفورٹ کے میئر کے علاوہ کئی اعلےٰ افسرانِ حکومت، سفارتی نمائندوں، اہم ادارہ جات کے سربراہوں، یونیورسٹی کے پروفیسروں۔ سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں اور اہم مذہبی شخصیات نے کثرت سے شرکت کی۔ اس تقریب کے پروگرام کا خاکہ تو تقریباً چھ ماہ پہلے تیار کر لیا گیا تھا۔ دو ماہ قبل پروگرام کو آخری شکل دے دی گئی جس کے مطابق ۱۸ر اپریل ۱۹۶۹ء کی شام کو مسجد میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مشن کی دس سالہ رپورٹ پیش کرنے کے علاوہ فرانکفورٹ کے میئر اور مہمانِ خصوصی جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بھی خطاب کرنے کی درخواست کی گئی۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنے قیام کے دوران دو مزید اہم تقاریر پر بھی بخوشی رضامندی کا اظہار فرمایا جن میں سے ایک پبلک تقریر بعنوان "Religion Today" یعنی عصرِ حاضر کا مذہب فرانکفورٹ میوزیم کے ہال میں ہونی طے پائی اور دوسری تقریر بعنوان "مسیح کی آمدِ ثانی" فرانکفورٹ میں کیتھولک مذہب کے ایک اہم دینی ادارے میں ہونی قرار پائی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس تقریب کے جملہ انتظامات یکے بعد دیگرے بڑی سہولت کے ساتھ سرانجام پاتے رہے۔ گزشتہ دس برس کے موسمی اثرات کے باعث مسجد کے گنبد اور دیواروں کا رنگ و روغن خراب ہو چکا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ اس تقریب سے ایک ہفتہ قبل مسجد کے تمام بیرونی حصہ کو نئے رنگ و روغن سے مزین کیا گیا۔ مسجد کا باغ بھی جو خاصا بڑا ہے اصلاح طلب تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا یہ ذریعہ پیدا فرما دیا کہ خاکسار کی درخواست پر فرانکفورٹ کی میونسپل کارپوریشن نے محکمہ باغبانی کا عملہ جو سولہ افراد پر مشتمل تھا بھجوا دیا جنہوں نے چند روز تک کام کر کے سارے باغ کی صفائی کی۔ پانچ ٹرک زرخیز مٹی کے ڈال کر بے شمار قیمتی پودے اور درخت لگا دئے جس کے باعث مسجد اپنے ظاہری حسن و جمال کے لحاظ سے بھی بڑی جاذبِ نظر معلوم ہوتی تھی۔ محترم چوہدری صاحب کی تشریف آوری کا علم ہونے پر مشن سے محبت اور عقیدت کا تعلق رکھنے والے مقامی مسلمان تاجروں میں سے ایران کے جناب امیر کاظمی اور مصر کے جناب حسن الدفراوی نے اسی طرح پاکستان کے آنریری کونسل ڈاکٹر کرانز نے چوہدری صاحب کو مختلف اوقات میں کھانے پر مدعو کرنے کی درخواست کی اسی طرح فرانکفورٹ کے میئر نے معزز مہمان کا ٹاؤن ہال میں استقبال کرنے کی خواہش فرمائی۔

محترم چوہدری صاحب موصوف پروگرام کے مطابق ۱۷۔ اپریل کی شام کو ہیگ سے بذریعہ ٹرین فرانکفورٹ تشریف لائے۔ اسی شام محترم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مبلغ جرمنی بھی ہمبرگ سے یہاں پہنچ گئے اور آخر تک تمام تقاریب میں شریک ہوئے۔

۱۸ر اپریل بروز جمعۃ المبارک انتہائی مصروفیت کا دن تھا۔ صبح نو بجے سے رات گیارہ بجے تک چوہدری صاحب موصوف نے کمال بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ مختلف تقاریب میں شرکت فرمائی پروگرام کا آغاز آپ کی ولولہ انگیز تقریر "مسیح کی آمدِ ثانی" کے ساتھ ہوا۔ یہ تقریر عیسائیت کے کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک اہم ادارہ میں تھی۔ یہ درسگاہ بین الاقوامی شہرت کی حامل ہے۔ جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک کے علاوہ افریقہ اور ایشیائی ممالک کے طلباء بھی یہاں پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت چار ہندوستانی طلبہ بھی یہاں پر زیرِ تعلیم ہیں۔ ہمارے یہاں پہنچنے پر ادارہ کے ریکٹر صاحب نے ہمارا استقبال کیا۔ جملہ پروفیسر صاحبان اور تمام طلباء جن کی تعداد دو سو کے قریب ہے لیکچر ہال میں پہنچ چکے تھے۔ ریکٹر صاحب کی طرف سے مختصر تعارف اور استقبالیہ کلمات کے بعد محترم چوہدری صاحب نے مسیح کی آمدِ ثانی کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی اور ڈیڑھ گھنٹہ تک قرآنِ پاک کی آیاتِ کریمہ اور تورات و انجیل کے حوالہ جات کی روشنی میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ اس امر کو ثابت کیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو قرآن کریم میں بیان فرمودہ حیثیت سے بڑھ کر خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینا خود ان کی اپنی تعلیمات سے صریحاً انحراف ہے۔ آمدِ ثانی کا مفہوم و مطلب بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسلام اور عیسائیت ہر دو مذاہب تناسخِ ارواح کے قائل نہیں ہیں لہذا آمدِ ثانی کا یہی مطلب ہو سکتا ہے:۔

(الف) کہ کوئی شخص اُسی مشن اور غرض و غایت کو پورا کرنے کے لئے مبعوث ہو (جیسے کہ اسلام کا عقیدہ ہے)

(ب) یا وہی شخص دوبارہ آئے۔ (جیسے کہ عیسائیت تسلیم کرتی ہے)

آپ نے تورات و انجیل کے حوالہ جات کی رو سے اس امر کو ثابت کیا کہ مسیح کی آمدِ ثانی کے بارے میں اسلامی نظریہ خود حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اپنے بیان اور عقیدہ کے عین مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح کے ظہورِ ثانی کے متعلق تمام کی تمام علامات ایک ایک کر کے پوری ہو چکی ہیں اور سب سے بڑھ کر زمانہ اور زمانے کے حالات ایک

ہادی اور آسمانی راہنما بکار رہے ہیں۔ آپ نے تقریر کے اختتام پر نہایت پُر شوکت الفاظ میں فرمایا کہ خدا تعالےٰ کی ایک اہم صفت رحمٰن ہے۔ وہ انسانی ضروریات کو قبل از وقت پوری کرتا ہے۔ روحانی راہنمائی بنی نوع انسان کی اہم ترین ضروریات میں سے ہے۔ ہر زمانے میں اس نے اس ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ پس اس زمانے کی اخلاقی اور روحانی بیماری کو اللہ تعالےٰ نے بغیر علاج کے نہیں چھوڑا۔ گزشتہ صدی کے آخر میں ایک شخص ظاہر ہوا۔ وہ گاؤں جس میں وہ مبعوث ہوا اتنا چھوٹا تھا کہ قریبی ڈاکخانہ بھی گیارہ میل کے فاصلہ پر تھا۔ گاؤں میں ایک پرائمری سکول منفرد درسگاہ تھی۔ اس شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مثیل مسیح بن کر آیا ہے۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ خدا تعالےٰ نے اسے الہام سے نوازا ہے۔ اس شخص کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کے لئے وہ روحانی راہنمائی مہیا فرمائی جس کا یہ زمانہ مقتضی تھا۔ چنانچہ آپ کے جذب روحانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج آپ کے متبعین میں اخلاق و روحانیت کی ایسی روح جلوہ گر نظر آتی ہے جو اس زمانے کا گوہر نایاب ہے۔

تقریر کے بعد بیس منٹ تک سوالات کا موقع بھی تھا اس کے بعد ریکٹر صاحب نے اس ادارہ کے ایک پروفیسر صاحب کی انگریزی زبان کی ایک ضخیم دینی تصنیف محترم چوہدری صاحب کو بطور تحفہ کے پیش کی۔ بعد ازاں چائے پر ہندوستانی طلباء کا تعارف کرایا گیا۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد فرانکفورٹ کے ایک بہت بڑے انشورنس کے ادارہ کی طرف سے دعوت تھی۔ اس ادارہ کے ایک ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر کیوسی ایک قابل مستشرق ہیں اور آپ کا ہمارے مشن کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ہمارے مبلغین کے اشتراکِ عمل کے ساتھ آپ نے حال ہی میں قرآنِ پاک کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کیا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے زیر اشاعت ہے۔ اس ترجمہ کا پیش لفظ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ ڈاکٹر کیوسی موصوف محترم چوہدری صاحب کے قیام کے دوران ہمہ وقت اپنی کار سمیت مصروفِ خدمت رہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد فرانکفورٹ کے سب سے بڑے ہوٹل فرانکفورٹر ہوف میں مسٹر حسن الدفرادی کی طرف سے دوپہر کے کھانے کی دعوت تھی فرانکفورٹ کے میئر بھی اس دعوت میں مدعو تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد جمعہ و عصر کی نمازیں مسجد میں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ اس کے بعد تین بجے بعد دوپہر ٹاؤن ہال میں فرانکفورٹ کے میئر کی طرف سے چوہدری صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تھا۔ فرانکفورٹ کا ٹاؤن ہال اس تاریخی عمارت میں ہے جہاں ہولی رومن ایمپائر کے دَور میں بادشاہوں کی رسمِ تاجپوشی ادا ہوتی تھی۔ میئر صاحب نے چوہدری صاحب موصوف کو "ایوانِ قیصر" کا معائنہ بھی کرایا جس میں ان تمام شہنشاہوں کی تصاویر آویزاں ہیں جن کی رسمِ تاجپوشی یہاں پر ادا ہوئی تھی۔ بعض بادشاہوں کا تعارف کراتے ہوئے میئر صاحب کی دو ایک مواقع پر جب چوہدری صاحب نے اصلاح کی تو وہ آپ کی یورپ کی تاریخ سے گہری واقفیت سے بے حد متاثر ہوئے۔

یہاں سے ہم دوبارہ مسجد میں واپس آئے۔ اب پروگرام کے مطابق شام چھ بجے پریس کانفرنس تھی جس میں ریڈیو۔ اخبارات اور اہم خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے موجود تھے۔ ملکی ریڈیو کے علاوہ سمندر پار پروگرام کے تحت اردو اور انگریزی میں بھی مختلف پروگراموں میں چوہدری صاحب کے انٹرویو نشر کئے گئے۔ (باقی)

ایک الوداعی تقریب

لجنہ اماء اللہ دارالعلوم کے زیر اہتمام مورخہ ۷ احسان (جون) کو شام ۶ بجے حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ربوہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الرؤف بیگم صاحبہ کے اعزاز میں دعائیہ الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ اپنے خاوند کے ہمراہ بیرون ملک اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے جا رہی ہیں۔ پارٹی سے قبل تلاوت و نظم کے بعد صدر حلقہ نے دعائیہ ایڈریس پیش کیا۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجلاس کی صدارت فرمائی اور دعا کرائی۔

امۃ الشکور راشد
سیکرٹری دارالعلوم غربی ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

"کشمیر کی کہانی"

(برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کی کتاب کو پڑھ کر)

لکھی ہے اک مردِ حُریّت نے جہادِ کشمیر کی کہانی
زباں ہے یا دل کی ترجمانی قلم ہے یا تیغ کی روانی

یہ وہ مجاہد ہے جو خود اہلِ جہاد کا ترجماں رہا ہے
ہر ایک منزل پہ سرفروشوں کے عزم کی داستاں رہا ہے

کتاب کا ہر ورق ہے۔ جذب و وفا کا اک دلنشیں فسانہ
کہیں پہ پیغامِ سرفروشی۔ کہیں پہ یلغارِ عاشقانہ

وطن نوازی۔ جگر فروشی۔ سبک خرامی۔ جنوں پناہی
نہیں ہے ہاتھوں میں تیغ لیکن وطن کی خاطر چلا سپاہی

یہ داستاں اہلِ درد کی ہے۔ اسے شہیدوں کی جان کہیئے
اسے ستاروں کی ضَو سمجھئے۔ اسے گُلوں کی زبان کہیئے

زمانہ جانے گا ایک دن کس نے اپنے دل کا لہو بہایا
وہ کونسے سروش تھے جن سے پھول کلیوں نے رنگ پایا

مجاہدانِ وطن کے خُوں سے چمن کے پَودے جواں رہینگے
ہزار ہو خوفِ خشک سالی مگر یہ چشمے رواں رہینگے

ہے جانکنی اہلِ تیرگی میں کہ روشنی پاس آ رہی ہے
سحر کا تارا ہے زلزلے میں افق کی لَو تھرا رہی ہے

(عبد السّلام اختر ایم۔اے)

درخواستِ دعا

میرا بچہ لطف الرحمان چند یوم سے بیمار ہے اور اس کا میٹرک کا امتحان بھی ہو رہا ہے۔ جملہ احباب اس کی کامل صحت یابی کے لئے اور نمایاں کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔

(عبد الرحمان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

(۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں لیکن ان دنوں ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدہ صاحبہ محترمہ کو صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار بشیر احمد نذیر۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چلچلاتی دھوپ میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی طرف سے خدمتِ خلق کا اعلیٰ نمونہ

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی ہوئی گاڑیوں کے ایک ہزار سے زائد مسافروں کیلئے ٹھنڈے پانی اور کھانے کا انتظام

مکرم ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ ——— ربوہ

مورخہ ۲۸/۶/۶۴ کو صبح تقریباً ۸/۹ بجے مال گاڑی کا ایک انجن ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان لائن سے نکل گیا جس کی وجہ سے لائن خراب ہو گئی۔ لائلپور سے آنیوالی گاڑیاں چنیوٹ اور سرگودہا سے آنے والی گاڑیاں لالیاں اور ربوہ میں روک لی گئیں۔ چناب ایکسپریس اور ریل کار ربوہ سٹیشن پر کئی گھنٹے رکی رہیں شدید گرمی میں پیاس اور بھوک سے مسافروں کا برا حال ہو گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مہتمم مقامی چوہدری منیر احمد صاحب عارف سابق مبلغ اسلام افریقہ کو جونہی اطلاع ملی۔ آپ فوراً سٹیشن پر پہنچے اس وقت ربوہ کے قریباً تمام بچے اور نوجوان سکولوں اور کالجوں میں گئے ہوئے تھے۔ آپ ½۱۰ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرائمری سیکشن واقعہ دارالرحمت وسطی میں تشریف لائے۔ جس کا خاکسار انچارج ہے۔ اس وقت سکول میں چھٹی ہو چکی تھی۔ مجھے واقعہ بتا کر فرمایا کہ بچوں کو روک کر سٹیشن پر لے جایا جائے۔ تاکہ وہ مسافروں کو پانی وغیرہ پلا سکیں۔ بحیثیت انچارج پرائمری سکول مجھے فکر ہوئی کہ اتنی شدید گرمی میں بچوں کے والدین کو اطلاع دئے بغیر اگر بچوں کو سٹیشن پر لے جایا گیا۔ تو والدین گھبرائیں گے اور سخت پریشان ہوں گے لیکن خدمتِ خلق کے اس اہم کام میں حصہ لینا بھی ضروری تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ یہ زندہ قوم کے بچے ہیں ان کے والدین کو خدمتِ دین اپنے بچوں سے زیادہ عزیز ہے۔ لہٰذا میں نے بچوں کے بستے رکھوا کر ہدایت کر دی کہ سکول کے قریب رہنے والے بچے اپنے گھروں سے بالٹیاں اور گلاس لے کر سٹیشن پر خدمتِ خلق کے لئے پہنچ جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بچے نہایت ہی اعلیٰ قربانی اور مثالی ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند ہی لمحات میں پلیٹ فارم پر حسب ہدایت جمع ہو گئے۔ فوری طور پر برف منگوائی گئی۔ بچوں نے نہایت شوق، عمدگی اور پھرتی سے کام کیا۔ چند منٹوں میں تمام مسافروں کو پانی پلا دیا گیا۔ اب بارہ بجا چاہتے تھے مجھے خیال آیا کہ چونکہ گاڑیاں غالباً صبح ۹ بجے کی کھڑی ہیں۔ گاڑی میں بچے بوڑھے اور عورتیں بھی سوار ہیں۔ انہیں ضرور بھوک لگی ہوگی میں نے ڈبوں کا چکر لگا کر اندازہ لگایا تیس بچوں کو فوری طور پر کھانے کی ضرورت ہے لہٰذا دارالضیافت سے بچوں اور عورتوں کے لئے کھانا منگوا کر تقسیم کیا گیا۔ ننھے ننھے بچوں اور ان کی ماؤں نے جو بھوک سے بلک رہے تھے جب غیر متوقع طور پر بلا مطالبہ کھانا سامنے دیکھا تو انہوں نے اطمینان اور شکر کا سانس لیا۔ محلہ دارالرحمت وسطی کی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کو جب علم ہوا تو اس نے بھی خدمتِ خلق کا یوں اعلیٰ نمونہ قائم کیا کہ احمدی بہنیں گھروں سے روٹیاں اور چاول پکا کر لے آئیں ساتھ ہی بڑی بڑی طشتریوں میں ٹماٹر اور پیاز وغیرہ کا سلاد بنا کر لے آئیں اور اسی طرح بعض خدام خود اپنے گھروں میں جا کر اپنے گھر کے لئے جو کھانا پکایا گیا تھا۔ وہ مسافروں کے لئے اٹھا لائے۔ ادھر محترم افسر صاحب دارالضیافت کی طرف سے پیغام آگیا کہ تمام مسافروں کو کھانا کھلانا شروع کر دیا جائے۔ کیونکہ کھانا بافراغت تیار کروا لیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمارے خدام فوراً دارالضیافت میں پہنچے اور حسب ضرورت کھانا لاتے رہے۔ جب تمام مسافر کھانا کھا چکے تو بقیہ کھانا دوسری گاڑیوں کے لئے رکھ لیا گیا ½۱۲ بجے کے قریب ریل کار چنیوٹ کو روانہ ہوئی تو لالیاں سے ایک اور گاڑی آ پہنچی۔ اس طرح یکے بعد دیگرے تین بجے تک چھ گاڑیوں کے مسافروں کے لئے ٹھنڈا پانی اور کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔ کھانا کھانے والوں کی اندازاً تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ اس کار خیر میں کام کرنے والوں میں کم و بیش ۲۰۰ اطفال ۵۰ خادم اور متعدد مستورات بھی شامل تھیں جو زنانہ ڈبوں میں مستورات کی خدمت کر رہی تھیں۔

جناب مہتمم صاحب مقامی نے چونکہ یہ سارا انتظام خاکسار کے سپرد کیا تھا۔ اسلئے بہت سے مسافر میرے پاس آتے اور پوچھتے کہ آپ نے کس طرح یہ فوری انتظام کر لیا میں کام بھی کرتا جاتا اور ان کو اپنی تنظیموں سے متعلق معلومات بھی فراہم کرتا۔ ہمارے اس ایثار اور قربانی کو دیکھ کر لوگ بے حد حیران تھے۔ ایک مسافر لنڈن سے پاکستان آئے ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ میں نے بہت سے غیر ممالک کی سیر کی ہے لیکن جو بے لوث قربانی اور خدمتِ خلق کا مظاہرہ اور جذبہ آج ربوہ میں دیکھا ہے مجھے کہیں نظر نہیں آیا وہ کہنے لگے چند یوم ہوئے میں راولپنڈی جا رہا تھا کہ جہلم سے آگے ایک ریلوے سٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوئی۔ میری حیرانی کی حد نہ رہی جب میں نے ایک پانی والے سے پانی مانگا تو اس نے سادہ پانی بغیر برف کے مجھے دیتے ہوئے چار آنے فی گلاس قیمت کا مطالبہ کیا۔ وہ بار بار کہتے تھے کہ ربوہ میں خدمتِ خلق کا جذبہ دیکھ کر میں بڑا حیران ہوں۔ واقعی آپ لوگ انسانیت کے تقاضوں کو حقیقی معنوں میں پورا کر رہے ہیں۔

ایک مسافر نے مجھے پانچ روپے کا نوٹ دیا کہ میری طرف سے بھی روٹی منگوا کر تقسیم کر دی جائے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نوٹ لینے سے انکار کر دیا کہ آپ فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ ہماری طرف سے پورا انتظام ہے۔ جتنا وقت گاڑیاں کھڑی رہیں گی ہم کھانا اور ٹھنڈا پانی مہیا کرتے رہیں گے فدائیت اور خدمت کا جذبہ دیکھئے کہ ہمارے بچوں کو لوگ انعام کے طور پر پیسے دیتے لیکن بچے شکریہ کے ساتھ پیسے لینے سے انکار کر دیتے اور کہتے کہ گو ہم خود بھوکے ہیں اور شدید گرمی میں والدین کو اطلاع دئے بغیر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم پیسوں کی خاطر خدمت نہیں بجا لا رہے۔ ہمارا اجر ہمارے رب کے پاس ہے۔ سٹیشن پر صرف ایک نلکا ہے جو ایسے موقعہ کے لئے بہت ہی ناکافی ہے۔ میرے اس اعلان پر کہ تمام اطفال ساتھ والے گھروں میں جائیں اور وہاں سے بالٹیاں پانی سے بھر لائیں۔ ایک نیک دل گھرانے نے اپنی ٹینکی (چھوٹا ٹیوب ویل) چلا دی جس سے ہمیں بہت سہولت رہی۔ محکمہ ریلوے کو چاہئیے کہ سٹیشنوں پر کافی تعداد میں نلکے لگائے۔ امید ہے محکمہ اس طرف فوری توجہ دیگا کہ سٹیشن پر پانی کا معقول انتظام نہ ہونا محکمہ کی نیکنامی پر داغ ہے۔

مسافروں کی یہ پریشان حالت ربوہ میں جس جس نے سنی اس نے خدمت کی پوری کوشش کی۔ ایک نیک دل خاتون نے دیکھا کہ کھانا بھی کھلایا جا رہا ہے۔ پانی بھی پلایا جا رہا ہے تو وہ پنکھیوں کا بنڈل خرید لائی جو ڈبوں میں تقسیم کی گئیں۔ بچوں والی ماؤں کے ہاتھ میں جب پنکھیاں پہنچیں تو انہوں نے اہل ربوہ کو بہت بہت دعائیں دیں۔ ایک مسافر نے کہا کہ آپ لوگوں نے تو گھر کا سا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ میں نے کہا کہ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ یہ سارا ملک پاکستان ہمارا گھر ہے۔

کھانا کھلاتے وقت ایک قصہ یوں ہنگامہ پیدا ہوا کہ ایک ڈبہ سے چند پٹھان باہر نکل آئے اور کھانے پر جھپٹ پڑے اور ہمارے انتظام میں تعطل پیدا ہو جاتا تھا۔ اتنے میں ایک سمجھدار ٹکٹ کلکٹر فوراً باہر تشریف لے آئے اور ان کو روکا کہ یہ لوگ تمہیں تمہاری سیٹوں پر جب کھانا پہنچا رہے ہیں تو پھر تمہیں یہ بدتمیزی بپا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو ادب اور اخلاق سے ان کو سمجھا رہا تھا کہ آپ اپنی جگہ پر چلے جائیں۔ لیکن وہ ہماری ایک نہ مانتے تھے اگر وہ ٹکٹ کلکٹر صاحب تشریف نہ لاتے تو ممکن تھا کہ ہمارے چند لمحات خدمت کے ضائع ہو جاتے۔

بعض زنانہ ڈبوں میں معصوم بچے بھی سوار تھے۔ ہماری بعض احمدی مستورات نے بازار سے دودھ خرید کر ان کو پلایا۔ جس سے مسافر عورتیں بہت دعائیں دیتی رہیں۔

ایک گاڑی میں ایک مشہور اخبار کے نامہ نگار بیٹھے تھے انہوں نے مہتمم مقامی چوہدری منیر احمد صاحب عارف کو جن کی نگرانی میں یہ سارا انتظام ہو رہا تھا۔ گاڑی میں بلوایا اور ان سے اس کار خیر

(باقی صفحہ پر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۱۰

میں شریفہ بی بی زوجہ رانا کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرڈ چک ۵۰ نمبر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے وصول کرکے ایک ایکڑ زمین خریدی ہے اور زیور۔ ۴ تولے فروخت کرکے بھی رقم اس میں ڈال دی تھی۔ زمین کی قیمت -/۰۰۰،۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شریفہ بی بی
گواہ شد:۔ غفور احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ فضل الدین بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۶۱۱

میں فضیلت بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میاں چنوں ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۱-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیورات کل ۵ تولے ۵۲۰

کل جائیداد ——— ۲۵۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ فضیلت بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد
گواہ شد:۔ سراج الحق قریشی ایم اے لیکچرار میاں چنوں۔
گواہ شد:۔ چوہدری قائم علی بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۶۱۲

میں منیر احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ D.N.B ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۹/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۱۲/۱ ایکڑ زمین زرعی مالیتی	۸۰۰۰/- روپے
۲۔ پونے چار کنال زمین سکنی	۶۰۰۰/- روپے
کل جائیداد	۲۶۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ منیر احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ شیخ عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد بہاولپور
گواہ شد:۔ محمد اشرف صاحب شاہد صدر جماعت احمدیہ بہاولپور۔

مسل نمبر ۱۹۶۱۳

میں مسعود احمد ولد ملک عبد الحمید صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور یونیورسٹی ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۵۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مسعود احمد
گواہ شد:۔ منیر احمد صدر موصیان و قائمقام امیر جماعت احمدیہ پشاور
گواہ شد:۔ محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور۔

مسل نمبر ۱۹۶۱۴

میں شریفاں بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۲-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ	۳۲ روپے
زیور ۱/۲-۱ تولہ مالیتی	۲۲۴
کل جائیداد	۲۵۶ روپے

میں اپنی مندرجہ ذیل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شریفاں بی بی
گواہ شد:۔ حاجی نذیر احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ عطاء اللہ صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل نمبر ۱۹۶۱۵

میں قریشی علی بہادر ولد قریشی حشمت خان صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۵ء اندازاً ساکن ڈڈبڑی چکار ضلع مظفر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۲/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد	۲۰۰۰ روپے
بصورت قرض	۱۲۰۰ روپے
کل	۳۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ علی بہادر بقلم خود
گواہ شد:۔ زوجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر
گواہ شد:۔ خواجہ بشیر احمد چکار ضلع مظفر آباد

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

چندہ امداد برائے اعزہ واقارب درویشان

ماہ ہجرت میں چندہ امداد برائے اعزہ واقارب درویشان بھجوانے والے بہن بھائیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ چندہ دہندگان کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے اور ہر رنگ میں ان کا حامی و ناصر رہے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب منظفر گڑھ	۳۰-۰۰ روپے
۲	مکرم خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰-۰۰ روپے
۳	مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب جہلم	۵-۰۰ روپے
۴	مکرم ایم اے ملک صاحب منٹگمری روڈ لاہور	۱۰-۰۰ روپے
۵	مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی	۴۰-۰۰ روپے
۶	مکرمہ صادقہ صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد دین صاحب "	۱۰-۰۰ روپے
۷	مکرم منور احمد صاحب محمود لپٹ ادر	۳۰-۰۰ روپے
۸	مکرم سیکرٹری مال صاحب حلقہ سول لائن لاہور	۵۵-۰۰ روپے
۹	ایک صاحب بذریعہ مکرم امیر علی صاحب دوالمیال	۹۴۵-۰۰ روپے
۱۰	مکرم عبدالمغنی صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۱۰۰-۰۰ روپے
۱۱	مکرم سیکرٹری مال صاحب پسرور	۱۳-۰۰ روپے
۱۲	مکرم منور احمد صاحب سیکرٹری مال عارف والا	۱۲-۰۰ روپے
۱۳	مکرم منظور احمد صاحب سیکرٹری مال کھاریاں	۵۰-۰۰ روپے
۱۴	مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ چک ۱۲۰ شیخوپورہ	۱۰-۰۰ روپے
۱۵	مکرم سید علی اکبر صاحب رحمن آباد۔ نواب شاہ	۱۱-۲۵ روپے
۱۶	مکرم محمد یعقوب صاحب امین سیالکوٹ	۱۰-۰۰ روپے
۱۷	مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۱۸-۵۰ روپے
۱۸	مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ربوہ	۴۰-۰۰ روپے
۱۹	مکرم اقبال صابری صاحب (آف ابوظبی)	۵-۰۰ روپے
۲۰	مکرم محمد لطیف صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ	۵-۰۰ روپے
۲۱	مکرم منشی محمد صادق صاحب ربوہ	۱-۰۰ روپیہ
۲۲	مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ بذریعہ مولوی عبدالمالک خان صاحب کراچی	۵۰-۰۰ روپے
۲۳	مکرم عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال کمن آباد لاہور	۱۴-۰۰ روپے
۲۴	لجنہ اماء اللہ خان پور بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۳۷-۰۰ روپے
۲۵	مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۱۰-۰۰ روپے
۲۶	مکرم ذبیح المسال صاحب ثانی ربوہ	۱۰۰-۰۰ روپے
۲۷	مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چکوال	۱۸-۰۰ روپے
۲۸	مکرم محمد سعید صاحب سیکرٹری مال ساہیوال	۱۵-۰۰ روپے
۲۹	مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور	۰۰-۵۰ پیسے
۳۰	مکرم عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال ہانڈو گوجر	۵-۰۰ روپے
۳۱	مکرم عبدالرؤف سیکرٹری مال حلقہ شارع شاہی لاہور	۵-۰۰ روپے
۳۲	مکرم محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۶-۰۰ روپے
۳۳	مکرم عبدالکریم صاحب ڈیرہ غازی خان	۵-۰۰ روپے
۳۴	مکرم محمد عیسےٰ صاحب راجہ جنگ لاہور	۲-۰۰ روپے
۳۵	مکرم محمد عیسےٰ صاحب کوئٹہ	۲-۴۴ روپے
۳۶	مکرم صلاح الدین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۱-۲۵ روپے
۳۷	مکرم عبدالمالک صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور	۷-۰۰ روپے
۳۸	مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب	۱-۰۰ روپیہ
۳۹	مکرم منور احمد صاحب سیکرٹری مال دہلی گیٹ لاہور	۱۱-۰۰ روپے
۴۰	مکرم حاجی عبدالرحمن صاحب منڈی ماموں کانجن ضلع لائل پور	۵-۔۔ روپے
۴۱	مکرم حکیم رغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۳-۔۔ روپے
۴۲	لجنہ اماء اللہ کوئٹہ	۸-۰۰ روپے

درخواست دُعا

۱- برادرم شیخ ناصر احمد صاحب ابن محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور بوجہ اعصابی تکلیف آج کل سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(حافظ محمد اکرم حنیف کلرک ضلع دارالطعام لائل پور)

۲- گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ آف لاہور کے تمام احمدی طالب علموں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(انیس احمد خان سیکنڈ ایئر مکینیکل پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور)

۳- خاکسار بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔

(ڈاکٹر غلام محمد حسن معلم وقف جدید جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

یہ گھڑی کس کی ہے

جامعہ احمدیہ کے احاطہ سے ایک گھڑی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

حیدر علی ظفر
(زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۰ روپے والے انعامی بانڈوں کے ہر سلسلہ پر
۱۲۰
انعامات

۵ روپے والے انعامی بانڈوں کے ہر سلسلہ پر
۱۲۸
انعامات

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینے خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ آپ کے لئے دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔

بچت کی بچت ــــ انعام کا انعام

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

بچت کیجئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ORIENT

صرف اسلام کو قبول کر لینا اور مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہہ لینا کافی نہیں

قربِ الٰہی کے راستے صرف ایسے لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جو سچی محبت اور تڑپ کے تحت دیوانہ وار جدوجہد کرتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

"پھر وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ صرف اسلام کو قبول کر لینا اور مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہہ لینا کافی نہیں۔ علم و عرفان اور قربِ الٰہی کے راستے صرف ایسے ہی لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جو سچی محبت اور تڑپ سے کام لیتے اور اس کے لئے دیوانہ وار جدوجہد کرتے ہیں اسی لئے قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے کہ جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں لیکن اس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو ہم سے بھاگتے ہیں ہم ان کو پکڑ کر واپس لاتے ہیں۔ جو ہم سے مونہہ پھیرتے ہیں ہم ان کو اپنی تائید سے نوازتے ہیں۔ جو بیٹھنا چاہتے ہیں ہم ان کو جبراً کھڑا کرتے ہیں یا جو گرنا چاہتے ہیں ہم ان کو زبردستی اٹھا لیتے ہیں۔ جو بے ایمان ہونا چاہتے ہیں ہم ان کو مجبور کر کے ایماندار بناتے ہیں۔ قرآن یہی کہتا ہے کہ جو بے ایمان ہونا چاہتا ہے ہم اسے بے ایمان بنا دیتے ہیں اور جو ایماندار ہونا چاہتا ہے ہم اسے ایماندار بنا دیتے ہیں۔ بہرحال انسانی زندگی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک پختہ عزم پیدا کرے اور اچھی چیز کو پکڑ کر اس طرح بیٹھ جائے جیسے شکاری کتا اپنے شکار کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے دانت ٹوٹ جائیں تو ٹوٹ جائیں مگر وہ اپنے شکار کو نہیں چھوڑتا۔ جب انسان اس نیت اور ارادہ کے ساتھ ایک رستہ کو اختیار کر لیتا ہے اور اچھی چیز کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے تو پھر نیکیوں کی طرف اس کا قدم اٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی نیکی نہیں جو اس سے اگلی نیکی کی توفیق نہیں دیتی۔ اگر کوئی انسان سچے دل سے صدقہ دیتا ہے تو ضرور ہے کہ اسے نماز کی بھی توفیق ملے اور زکوٰۃ کی بھی توفیق ملے اور روزہ کی بھی توفیق ملے اور اگر کوئی اخلاص کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو ضرور ہے کہ اس نیکی کے نتیجہ میں اسے نماز اور زکوٰۃ اور حج کی توفیق ملے۔ کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جو کسی غریب سے ہمدردی کرتا ہے اس سے محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے اور دنیاداری کے خیالات کے ماتحت نہیں بلکہ سچے دل سے اسے کھانا کھلاتا ہے ایسے شخص کے پاس اگر امانت رکھی جائے تو وہ کھا جائے گا۔ یہ قطعاً ناممکن بات ہے۔ جس شخص کے دل میں دوسروں کا اتنا درد ہے اور جو ان کے لئے ہر وقت قربانی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ کس طرح ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے مال میں خیانت کرے۔ اگر سب لوگ مل کر بھی کہیں گے کہ اس نے دوسروں کا مال کھایا ہے تو ہم کہیں گے وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ جس کے دل میں اپنا مال قربان کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے وہ دوسروں کے مال کو کبھی کھا نہیں سکتا اسی طرح جس شخص کے دل میں خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ خدا کے لئے بھوکا رہے کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ وہ کبار [illegible]

ایک دن نماز نہیں پڑھے گا [illegible]

مگر آخر اس کا نفس [illegible]

خدا کے لئے بھوکا رہتا ہے اور پھر اس کی عبادت نہیں کرتا اور وہ مجبور ہو گا کہ نماز پڑھے اور جب وہ نماز پڑھنے لگ گیا تو پھر اسے کوئی ہٹانا بھی چاہے تو وہ نہیں ہٹ سکتا اُسے قید کر دو تو وہ قید میں ہی نماز پڑھنے لگ جائے گا۔ چارپائی پر باندھ دو تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتا رہے گا۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔"

تفسیر کبیر ۳۸۶
سورۃ عنکبوت ۳۸۷

ربوہ میں گزشتہ کئی روز سے بجلی کی رَو بار بار بند ہو رہی ہے

شدید گرمی میں بجلی کی رَو کا بار بار بند ہونا اہل شہر کے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے

ربوہ ۱۲ر جون۔ (۹ بجے صبح) ربوہ میں گزشتہ کئی روز سے بجلی کی رو بار بار بند ہو رہی ہے اس کی وجہ سے شدید گرمی کے موجودہ ایام میں اہل ربوہ کو انتہائی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

پرسوں ۱۰ر جون کو صبح سے بارہ بجے دوپہر تک مسلسل بجلی بند رہی اس کے بعد بجلی کی رو تو آئی مگر وقفہ وقفہ سے بند ہوتی رہی۔ صرف چند سیکنڈ کے لئے رَو آتی تھی اور پھر یکدم بند ہو جاتی تھی۔ اور مسلسل پندرہ پندرہ بیس بیس منٹ اور بعض اوقات نصف گھنٹے سے بھی زائد عرصہ تک بند رہتی تھی۔ بجلی کی رَو میں آنکھ مچولی کی یہ اذیت ناک کیفیت شام تک جاری رہی اہل شہر سارا دن گرمی میں بھنتے رہے۔ خصوصاً مریضوں اور بچوں کو جو تکلیف اٹھانی پڑی وہ بیان سے باہر ہے۔

کل ۱۱ر جون کو بھی صبح کئی گھنٹے بجلی کی رَو بند رہی گو دن میں بھی بجلی وقفہ وقفہ سے غائب ہوتی رہی لیکن پرسوں کی نسبت کم۔ آج بھی صبح ۸ بجے تک بجلی غائب رہی نہ معلوم دن بھر کیا کیفیت رہے۔

موجودہ ایام میں جب کہ گرمی اپنے پورے عروج پر ہے بجلی کے نظام کو درست رکھنے میں یہ تساہل انتہائی افسوسناک ہے۔ اہل ربوہ بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ محکمہ بجلی کے حکام اس بے قاعدگی کو دور کرنے کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں گے جو ہزاروں شہریوں کے لئے انتہائی تکلیف کا موجب بنی ہوئی ہے۔

ربوہ میں راشن کارڈوں کی چیکنگ

فوڈ گرین انسپکٹر ربوہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ربوہ کے وہ تمام شہری جنہوں نے اپنے راشن کارڈ چیکنگ کے لئے ابھی تک پیش نہیں کئے ہیں وہ ۲۰ر جون ۱۹۶۹ء تک فوڈ گرین انسپکٹر ربوہ سے اپنے راشن کارڈوں کی چیکنگ کرا لیں۔ اگر کسی کے پاس لاوارث راشن کارڈ ہو تو اسے بھی دفتر میں جمع کرا دیا جائے اگر کوئی کارڈ ۲۰ر جون تک چیکنگ کے لئے پیش نہ کیا گیا تو اس تاریخ کے بعد سے وہ منسوخ متصور ہو گا۔ اور اس پر راشن جاری نہیں کیا جائے گا۔

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

انصار اللہ کی ایسی مجالس جن کا گزارہ زمیندارہ پر ہے اور اپنا سال بھر کا چندہ انصار اللہ فصل ربیع کے موقع پر ادا کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ان کے لئے اس کارِ خیر میں حصہ لینے کا وقت آگیا ہے پس ایسی تمام مجالس کے عہدہ داران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پوری توجہ اور کوشش سے وصولی کریں۔ اور جو رقوم وصول ہوں وہ مرکز میں بھجواتے رہیں بروقت وصولی کرنے سے انہیں خود بھی سہولت رہے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۵

کی تفصیلات دریافت کیں کہ آپ نے کس طرح یہ اعلیٰ انتظام کر لیا ہے چوہدری صاحب نے جماعت کی تمام تنظیموں۔ اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ وغیرہ کے متعلق معلومات انہیں بتائیں اب دو بجا چاہتے تھے چونکہ گرمی بھی تھی بچوں نے خود کھانا بھی کھانا تھا والدین ان کے گھروں میں پریشانی کے عالم میں منتظر تھے اس لئے یہ اہم کام مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی اور دارالرحمت شرقی کے سپرد کر کے بچوں کو گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵۲

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (مینیجر الفضل)